|  |  |
| --- | --- |
| **ISSN (Print) : 2519-7932****ISSN (Online) : 2521-067X****April-June-2024****Vol: 9, Issue: 34****Email:**abhaath@lgu.edu.pk **​OJS:**https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index | **OPEN ACCESS**ABHATH **(Research Journal of Islamic Studies)****Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***  |

**حکمت کے قریب المعنی قرآنی اصطلاح” الحلم“: تفسیری مطالعہ**

**Qurānic Term al-Ḥilm Related to al-Ḥikma: Exegesis Study**

**Irfan Qaisar**

Ph.D Islamic Studies (NUML, Islamabad), Allama Iqbal Open University, Islamabad: irfan.qaisar@aiou.edu.pk

**Ali Shan**

Idara Siraat Ul Qurān, Shah Khawar Town, Bhatta Chowk Lahore Cantt:

ranaalishn@gmil.com

**Abstract**

The Holy Qurān is a book of wisdom. And it hides vast knowledge of wisdom within itself. Al-Ḥikma is an important term of the Holy Qurān which is used in different places in the Holy Qurān. It has different connotations and meanings depending on the context. Similarly, there are some terms in the Holy Qur'an whose meaning and meanings show that these various terms are a part of wisdom and an attribute of it. In terms of its broad meaning, the term al-Ḥikma has the status of a Whole And some special Qur'anic terms are its components or parts or attributes. It would be more appropriate to say that Allah gives a person complete wisdom and someone is given partial wisdom. By this, we mean to find these special Qurānic terms or Qurānic attributes. One of these attributes is the attribute of al-Ḥilm. And this is also close to wisdom in terms of meaning and definition. A person in whom this attribute is found is as if he is given an attribute of wisdom, i.e. he becomes the owner of a part of wisdom. And this ownership is only given by Allah. In this Research paper, it has been explained that the attributes of wisdom are found within the term al-Ḥilm. And the term al-Halim in the Qur'an is relative and connotated to the Qurāni Term of al-Ḥikma.

Keywords: Term of Qurān, al-Ḥilm, al-Ḥikma, Exegesis

قرآن کریم حکمت کی کتاب ہے۔ اور یہ اپنے اندر حکمت کے وسیع علوم چھپائے ہوئے ہے۔ قرآن کریم کی ایک اہم اصطلاح الحکمہ جو کہ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر استعمال ہوئی ہے۔ سیاق و سباق کے اعتبار سے اس کے مختلف مفاہیم اور معانی ہیں ۔ اسی طرح قرآن کریم میں کچھ ایسی اصطلاحات بھی ہیں جن کے مفہوم اور معانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مختلف اصطلاحات حکمت کا ایک جز اور اس کے ایک وصف ہیں۔یعنی وسیع مفہوم کے اعتبار سے اصطلاح الحکمہ کو تو کلی کی حیثیت حاصل ہے۔ اور کچھ خاص اصطلاحات قرآنی اس کے اجزاء ہیں۔

یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت کلی عطا ء کی جاتی ہے اور کسی کو حکمت جزئی عطا کی جاتی ہے۔ اور حکمت جزئی سے ہماری مراد ان خاص قرآنی اصطلاحات یا قرآنی اوصاف کا پایا جانا ہے۔ انہی اوصاف میں سے ایک وصف الحلم بھی ہے۔ اور یہ بھی معنی اور مفہوم اور وصف کے اعتبار سے حکمت کے قریب المعنی ہے۔ جس شخص کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے گویا اس کو حکمت کا ایک وصف عطا کیا جاتا ہے یعنی وہ حکمت کے ایک جزء کا مالک بن جاتا ہے ۔ اور یہ ملکیت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اس مقالہ میں اسی کی تفصیل دی گئی ہے کہ اصطلاح الحلم کے اندر حکمت کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔

**لغوی معنی**

لفظ حلم کا معنی تحمل، برداشت ،صبر ، استقلال اور عقل کے ہیں، امام فراہیدی لکھتے ہیں:

الحِلْمُ هو الأَناة والعقل “[[1]](#footnote-1) حلم بردباری،تحمل اور عقل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ابن فارس لکھتے ہیں:

الحلم خلاف الطيش وترك الإعجال بالعقوبة يقال حلمت عنه:أحلم،فأنا حليم“[[2]](#footnote-2)

حلم طیش (جلال،غصہ اور غضب) کی ضد ہے اور سزا اور بدلہ لینے میں جلدی کرنے سے اجتناب کرنا حلم ہے ، کہاجاتا ہے ہے میں نے اس سے حلم کیا یعنی اس سے درگزر کیا ،اس کی خطاؤں اور غلطیوں کو معاف کیا اور سنجیدہ پن کا مظاہرہ کیا۔

**اصطلاحی مفہوم**

انسان کے اندر ایک ایسی حالت کا موجود ہونا کہ جو اسباب انسان کو برائی، غصہ، طیش ، قساوت پر ابھاریں تو اس حالت میں اپنی نفس اور جسم پر کنٹرول کرنا اور ثابت قدم رہنا حلم کہلاتا ہے۔قرآن کریم میں وارد لفظ “ احلام “ “ حلم“ کی جمع ہے۔ علامہ راغب اصفہانی اس کے معنی لکھتے ہیں :

جب انسان کا نفس غضب کے وقت جوش میں آئے اس وقت غصہ کو ضبط کرنے اور نفس کو کنٹرول میں رکھنے کوحلم کہتے ہیں اور اس کی جمع “ احلام “ ہے۔ [[3]](#footnote-3)

 قرآن مجید میں ہے :

﴿أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ﴾[[4]](#footnote-4) یا ان کی عقلیں یہ حکم دے رہی ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ﴾ [[5]](#footnote-5)

امام قرطبی لکھتے ہیں:

"الأحلام" جمع حلم ، والحلم بالضم ما يراه النائم ، تقول منه حلم بالفتح واحتلم ، وتقول : حلمت ، بكذا وحلمته"[[6]](#footnote-6)

الاحلام “ حلم“ کی جمع ہے اور حلم اسے کہتے ہیں جس کو سونے والا دیکھتا ہے اسی سے حلم اور احتلم ہے اسی طرح حلمت بکذاوحلمته بھی ہے و اس کی اصل انات ہے جبکہ اسی سے حلم ہے جو طیش کی ضد ہے نیند کے اندر دکھائی جانے والی بات کو حلم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نیند اطمینان اور سکون کی حالت ہوتی ہے۔آپ حلم کے معنی کی مزید وضاحت لکھتے ہوئے کہتے ابو ذؤیب کا قول نقل کرتے ہیں :

ان تذعمینی کنت اجهل فیکم فانی شریت الحلم بعدک بالجهل [[7]](#footnote-7)

(اگر تو مجھے گمان کرتی ہے کہ میں تم سے ناواقف ہوں تو میں نے تیرے بعد جہالت کے بدلے حلم کو اختیار کیا۔ )

حدیث مبارکہ میں ہےـ

( إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَإِنَّمَا الْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ، مَنْ يَتَحَرَّ الْخَيْرَ يُعْطَهُ، وَمَنْ يَتَّوَقَّ الشَّرَّ يُوقَهُ)[[8]](#footnote-8)

(حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہے فرمایا : علم سیکھنے سے آتا ہے اور حلم برداشت کرنے سے آتا ہے جو خیر کو تلاش کرتا ہے وہ اسے عطا کی جاتی ہے اور جو شر سے بچتا ہے اسے اس سے بچایا جاتا ہے ۔)

امام رازی لکھتے ہیں:

”نقول جمع حلم وهو العقل وهما من باب واحد من حيث المعنى، لأن العقل يضبط المرء فيكون كالبعير المعقول لا يتحرك من مكانه، والحلم من الحلم وهو أيضا سبب وقار المرء وثباته“[[9]](#footnote-9)

احلام “ حلم“ کی جمع ہے اور اس کا معنی عقل ہے ارض بھی انسان کو ضبط اور کنٹرول میں رکھتی ہے، لہٰذا عاقل اس بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا اور حلم بھی عقل کے آثار سے ہے اور حلم انسان کے وقار اور اس کے ثبات کے آثار سے ہے، نیز عقل کا معنی منع کرنا ہے، اسی وجہ سے دیات کو عقول کہا جاتا ہے کیونکہ دیت انسان کو ایسی جارحیت کے ارتکاب سے روکتی ہے اور منع کرتی ہے جس کے ارتکاب کے بعد انسان کو بعد میں تاوان ادا کرنا پڑے اور اس میں ایک لطیف معنی ہے اور وہ یہ ہے کہ حلم اصل لغت میں اس خواب کو کہتے ہیں جو سونے والا دیکھتا ہے پھر اس کو انزل ہوجاتا ہے اور اس پر غسل لازم آتا ہے اور یہ بلوغ کا سبب ہے اور اسی وقت انسان مکلف ہوتا ہے اور گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنی لطیف حکمت سے اس کی شہوت کو عقل کے ساتھ مقرون کردیتا ہے اور جب اس کی شہوت کا ظہور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو کامل کردیتا ہے سو عقل کی طرف حلم سے اشارہ کیا، تاکہ معلوم ہوجائے کہ عقل کامل انسان کو برے کاموں سے ڈرانے والی ہے اور عقل ہی کی وجہ سے انسان مکلف ہوتا ہے۔قرآن کریم میں ابراھیم علیہ السلام کو اس اکملیت کی بنیاد پر ﴿لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾[[10]](#footnote-10)سے یاد کیا جاتا ہے۔

قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں (الحلم بالكسر الاناءة والعقل فهو حليم) [[11]](#footnote-11) کہ نرمی ، بردباری، سوچ سمجھ کر اور تدبر وتفکر سے کام کرنا حلم کہلاتا ہے۔

ابن عاشور لکھتے ہیں (صفة في النفس وهي رجاحة العقل وثباتة ورصانة وتباعد عن العدوان)[[12]](#footnote-12)

 کہ حلم انسان کی باطنی صفت کا نام ہے جو عقل کو جہالت سے بچاتی ہے اور عقل کو مضبوط کرتی ہے اور سرکشی سے بچاتی ہے۔

**حلم حکمت کے قریب المعنی قرآنی اصطلاح**

قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں

الْحِكْمَةَ فى القاموس وهى العدل والعلم والحلم والنبوة والقران والإنجيل[[13]](#footnote-13)

الحکمة کا اطلاق عدل، علم ، حلم ، نبوت ، قرآن کریم اور انجیل پر بھی ہوتا ہے

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حلم بھی حکمت کے قریب المعنی قرآنی اصطلاح ہے۔ عبدالحق حقانی لکھتے ہیں:

سفاہت کے مقابلہ میں اناءت اور حلم آتا ہے کہ جس کے معنی سوچ اور سمجھ کے ہیں۔[[14]](#footnote-14)

ایک اور مقام پر آپ حلم کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ صبر نفسانی یہ ہے کہ نفس کو اس کی خواہشوں سے روکے۔ اگر خواہش شکم و آلہ تناسل کو روکے گا تو اس کو عفت کہیں گے اور اگر فضول چیزوں کی خواہش سے روکے گا تو اس کو زہد و قناعت کہیں گے۔ اگر غصہ کی حالت میں اپنے دشمن سے درگزر کرے گا اور نفس کو انتقام لینے سے روکے گا تو اس کو حلم کہیں گے۔[[15]](#footnote-15)

صوفی عبدالحمید سواتی سورۃ النور کی آیت مبارکہ [[16]](#footnote-16)کی تفسیر میں حلم کو بردباری یعنی حکمت کے ہم معنی اور جہل کے مقابلے میں مستعمل لکھاہے۔[[17]](#footnote-17)، جیسا کہ قرآن مجید میں قوم شعیب کی جہالت کے مقابلے میں شعیب علیہ السلام کا حلم و بردباری آیا ہے۔[[18]](#footnote-18)

امین اصلاحی لکھتے ہیں کہ جہل کا لفظ علم کے مقابل میں بھی آتا ہے اور حلم (دانش) کے مقابل میں بھی[[19]](#footnote-19)،اسی طرح آپ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ جہالت عام طور پر علم کے بجائے حلم کے ضد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔[[20]](#footnote-20)مفتی محمد شفیع بھی لکھتے ہیں کہ حلم جہالت کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلم حکمت کے قریب المعنی قرآنی اصطلاح ہے، آپ مزید لکھتے ہیں :

لفظ حکمت قرآن کریم میں متعدد معانی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ علم، عقل، حلم و بردباری، نبوت، اصابت رائے۔[[21]](#footnote-21)

اسی وجہ سے حلم ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴾[[22]](#footnote-22)

امین احسن اصلاحی ایک مقام پر سکینہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سکینت، سے مراد یہاں صبر، حلم، رزانت اور حکمت و تدبر ہے۔ اجتماعی زندگی میں ایسے مراحل بہت پیش آتے ہیں جب کسی جماعت کے حلم و تدبر کا نہایت سخت امتحان ہوتا ہے۔ ایسے مواقع پر اگر جماعت حریف کے رویہ سے مشتعلہ و کر کوئی عاجلانہ قدم اٹھا دے تو اس سے اصل مقصد کو ناقبال تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ ایسے امتحانات سے کوئی جماعت اور اس کے لیڈر حسن و خوبی سے عہدہ برآ ہوتے ہیں اور یہ توفیق ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو ہر حال میں اپنے رب سے وابستہ رہتے ہیں۔[[23]](#footnote-23)

سورۃ الصافات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

 ﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِـيْمٍ﴾[[24]](#footnote-24)

جن چیزوں کی اصلاح اہل طریقت کے نزدیک زیادہ تر ملحوظ ہے وہ تین قوت ہیں۔ ایک شہوت ‘ دوسری غضب ‘ تیسری ہواء۔ قوت شہوت کو نفس بہیمی یا بہمیت کہتے ہیں اور اس کی کمی زیادتی جسم کی کمی زیادتی سے ہوتی ہے اور غضب کو نفس سبعی اور سبعیت بھی کہتے ہیں یعنی درندہ پن اور ہوا کو نفس شیطانی اور شیطانیت بھی کہتے ہیں۔ لیکن سب میں زیادہ تیز ہوا ہے کہ جو جسم کے پژمردہ ہونے سے بھی کم نہیں ہوتی۔ اس کے بعد غضب ہے پھر شہوت۔ آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ جب یہ تینوں صلاحیت پر آتی ہیں تو عفت اور حلم وغیرہ صفات حمیدہ پیدا ہوتی ہیں کہ جن کو عدالت کہتے ہیں کہ جس کے سبب حضرت انسان ملائکہ سے فوقیت لے گئے اور خلیفہ بنائے گئے۔ مگر اسی طرح جب یہ قویٰ خراب ہوتے ہیں تو انسان کو درندہ ‘ گدھا ‘ شیطان بنا دیتے ہیں۔[[25]](#footnote-25)

**خلاصہ**

قرآنی اصطلاحات میں سےالإصلاح (اپنی ذات کی درستگی،اخلاق کی پاکیزگی، اپنے طرز عمل کیااصلاح)،التدبر(امور دینی و دنیاوی کے انجام دہی کے وقت ان کے مقاصد، ان کی حقیقت اور ان کے اچھے یا برے انجام اور نتائج سے باخبر ہونا)،التذكر (عقل اور دل پر گندگی اور برائیوں کے حجابات کو دور کرکے اپنی ذات میں اور کائنات میں پھیلی تمام اشیاء کا بنظر غور مطالعہ میں تسلسل اور تکرار )،التفكر(اشیاء کی حقیقتوں کی طرف اپنے دل ودماغ کو بار بار متوجہ کرنا)،السدید(ایسا قول یا فعل جو نفاق وغیرہ سے پاک ہو اور حق کی جانب لے جانے والا ہو)، العقل (برے اور فاسد امور سے بچنا اور درست اور حقیقت کے متلاشی ہونا)،الفرقان( ایسی صفت اور صلاحیت جو حق اور باطل کے درمیان یا اچھائی اور برائی کے درمیان فرق کر دے)،القسط( اقوال اور امور کو درست اور حق کی جانب رکھنا )المتوسم(ایسی صلاحیت جس کی وجہ سے اقوال ، افعال ،قصص سے یا مختلف امور کی حقیقت کو پہچاننا اوران سے عبرت حاصل کرنا)،النُّهى(غووفکر کی صلاحیت اور اشیاء کو باریک بینی سے سمجھنے کی قوت میں کامل ہونا)، اولو الالباب(اپنے دل اور عقل کو خواہشات نفسانی سے پاک کر کے اللہ تعالی ٰ کی رضا کے لیے خالص کر نا اور اللہ کی آیات سے استفادہ کے لیے کوشش کرنا)،اولی الابصار( قلبی بصیرت کی ایسی قوت وصلاحیت جس سے معرفت الٰہی کے حصول کے لیے کائنات کے اشیاء کی معرفت حاصل ہو)،الحلم(ایس صلاحیت جو صبر و طمانیت پیدا کرے اور جس سے عجزوانکساری اورنرمی حاصل ہو جو جہالت ختم کر کے علم کامل کی طرف رہنمائی کرتی ہے)

مقالہ میں ان صفات کو ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی وجہ سے اللہ تعالٰی کے بندوں کے اندر حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور ان سب صفات کا تعلق حکمت کی صفات میں سے کسی نہ کسی ایک صفت کے ساتھ ہے۔ ان سب صفات کو کسی انسان میں یکجا ہونا یا ان میں سے بعض کا ہونا یا کسی ایک کے بھی ہونے سے اس کے اندر حکمت کی صفت پائی جاتی ہے ۔ اس لیے کہ قرآن کریم کی روشنی میں یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور وہ اپنے خاص بندوں کو عطا کرتا ہے۔ لہذا اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنی اصطلاح اور صفت الحكمة کی حیثیت ایک کلی ہے اور یہ باقی تمام مذکورہ صفات اور صلاحیتیں ا س کے تحت آتی ہیں اور یہ تمام اصطلاحات اور صفات اس کے اقسام میں سے ایک قسم اور اس کے ارکان کا ایک رکن ہے۔ قرآن کریم کی یہ تمام اصطلاحات الحكمة کے قریب المعنی قرآنی اصطلاحات ہیں اور ان پر بھی حکمت کا ادنی اطلاق ضرور ہوتا ہے۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

1. ۔الفراہیدی، کتاب العین،۳/۲۴۶ [↑](#footnote-ref-1)
2. ۔ابن الفارس،معجم مقایس اللغۃ،۱/۲۴۸ [↑](#footnote-ref-2)
3. ۔الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن،۱/۲۵۳ [↑](#footnote-ref-3)
4. ۔الطور:۵۲/۳۲ [↑](#footnote-ref-4)
5. ۔یوسف:۱۲/۴۴ [↑](#footnote-ref-5)
6. ۔القرطبی،الجامع لاحکام القرآن،۴/۳۳ [↑](#footnote-ref-6)
7. ۔ایضاً،۴/۳۳ [↑](#footnote-ref-7)
8. ۔الطبرانی، المعجم الکبیر،۴/۳۴۲،۱۷۶۳، اس حدیث کو البانی نے اپنے سلسلہ الصحیحہ میں حسن قرار دیا ہے، (۱/۶۷۰) [↑](#footnote-ref-8)
9. ۔الرازی، تفسیر کبیر،۵/۲۹۹ [↑](#footnote-ref-9)
10. ۔التوبہ:۹/۱۱۴ [↑](#footnote-ref-10)
11. ۔پانی پتی،تفسیر مظہری،۱/۱۶۹۶ [↑](#footnote-ref-11)
12. ۔ابن عاشور، التحریر والتنویر،۱۱/۴۶ [↑](#footnote-ref-12)
13. ۔پانی پتی،تفسیر مظہری،۱/۳۰۲۴ [↑](#footnote-ref-13)
14. ۔الحقانی، تفسیر حقانی، ۱/۱۹۴ [↑](#footnote-ref-14)
15. ۔الحقانی، تفسیر حقانی، ۱/۲۴۶ [↑](#footnote-ref-15)
16. ۔﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (اور جب تم میں سے بچے حدِ بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ (تمہارے پاس آنے کے لئے) اجازت لیا کریں جیسا کہ ان سے پہلے (دیگر بالغ افراد) اجازت لیتے رہتے ہیں، اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام خُوب واضح فرماتا ہے، اور اللہ خوب علم والا اور حکمت والا ہےo)(النور:۲۴/۵۹ [↑](#footnote-ref-16)
17. ۔سواتی، معالم العرفان،۳/۹۷ [↑](#footnote-ref-17)
18. ۔﴿قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰۗؤُا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ﴾(وہ بولے! اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان (معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں یا یہ کہ ہم جو کچھ اپنے اموال کے بارے میں چاہیں (نہ) کریں؟ بیشک تم ہی (ایک) بڑے تحمل والے ہدایت یافتہ (رہ گئے) ہو)ھود:۱۱/۸۷ [↑](#footnote-ref-18)
19. ۔اصلاحی: تدبرقرآن،۱/۱۴۵ [↑](#footnote-ref-19)
20. ۔ایضاً،۲/۷۶ [↑](#footnote-ref-20)
21. ۔مفتی شفیع، معارف القرآن، ۳/۱۲۱ [↑](#footnote-ref-21)
22. ۔ھود:۱۱/۷۵ [↑](#footnote-ref-22)
23. ۔اصلاحی: تدبرقرآن،6/۲۲۱ [↑](#footnote-ref-23)
24. ۔الصافات:۳۷/۱۰۱ [↑](#footnote-ref-24)
25. ۔الحقانی: تفسیر حقانی،۱/۷ [↑](#footnote-ref-25)